پارہ نمبر 6 (لا یحب اللہ)

پارہ 5 سے یاد رہنے والی باتیں

1- انسان اسی کے ساتھ اٹھایا جائے گا جس سے وہ محبت کرتا ہے۔

- دینا میں یہ دیکھنا چاہیے کہ ہماری کمپنی کن لوگوں کے ساتھ ہے؟
- ہم کس کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے ہیں؟ اپنے خوشی غم کو شئیر کرتے ہیں؟
- کیا وہ اللہ کی نافرمانی کے کام کرتے ہیں؟ یا اطاعت کے۔

2- دوسروں کی نعمتیں دیکھ کر غم زدہ نہ ہوں بلکہ اللہ سے اس کا فضل مانگنا ہے۔

زندگی کا اصول بنالیں **وَسئَلُوا اللہَ مِنْ فَضْلِهِ** جیسے زکریا نے حضرت مریم کی نعمتیں دیکھ کر دعا کی تھی۔

3- جان و مال سے اللہ کے راستے میں خوب محنت کرنے والے بیٹھے رہنے والوں سے بہتر ہیں۔

4- امر بالمعروف کرنے سے پہلے یہ دعا اللہ تعالیٰ سے کریں کہ اللہ تعالیٰ ہماری زبان میں وہ تاثیر ڈال دے جو دوسروں کے دل پر اثر کرے۔ مثلاً اگر بچے بات نہیں سنتے تو دعا کریں اللہ ہماری بات ان کو سنوادے

5- بات سنوانا اللہ کے ہاتھ میں ہے۔

6- توحید اور شرک کا بارے میں جاننا بے حد ضروری ہے۔

7- شکر آگ سے بچاؤ کا ذریعہ ہے۔

8- استغفار کی کثرت سے ضرورت ہے۔

9- حق و عدل و انصاف کی بات کرنی ہے۔

10- نکاح نصف ایمان ہے اس کو دین کا حصہ سمجھ کر کریں۔ جو عبادت سمجھ کر نکاح کرے گا وہ دین کی تمام باتوں کا خیال بھی رکھے گا

11- نماز میں سستی منافقت کی علامت ہے۔

* ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ وہ مدینہ کے ایک بازار سے گزرے اور وہاں کھڑے ہو کر کہا اے بازار والوں تمہیں کس چیز نے عاجز کر دیا۔ انہوں نے کہا: اے ابو ہریرہ کیا بات ہے؟ کہا وہاں رسول اللہ ﷺ کی میراث تقسیم ہو رہی ہے اور تم یہاں ہو اور وہاں جا کر اپنا حصہ کیوں نہیں لیتے۔ لوگوں نے کہا: کہاں؟ فرمایا مسجد کی طرف۔ ابو ہریرہ نے وہیں ٹھہر کر ان کے واپس آنے کا انتظار کیا۔ جب وہ واپس آئے تو انہوں نے پوچھا کیا ہوا؟ انہوں نے کہا ای ابو ہریرہ ہم مسجد میں گئے تھے وہاں پر ہم نے کچھ بھی تقسیم ہوتے ہوئے نہیں دیکھا۔

ابو ہریرہ نے کہا پھر تم نے مسجد میں کچھ دیکھا بھی ہے؟ انہوں نے کہا ہاں۔ وہاں ہم نے دیکھا کہ کچھ لوگ نماز پڑھ رہے ہیں، کچھ قرآن پڑھ رہے ہیں، کچھ حلال و حرام کا ذکر کر رہے ہیں۔ ابو ہریرہ نے کہا تمہاری خرابی ہو یہی تو محمد ﷺ کی میراث ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں انبیاء اور خاص کر آپ کے ورثے میں سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین

سورت النساء

❖ آیت 148

اللہ تعالیٰ برائی سے نفرت کرتا ہے خواہ سوچ، قول یا عمل کی ہو۔ یہاں خاص طور پر زبان سے بری بات کا اعلان کرنا اللہ تعالیٰ کو پسند نہیں۔

مظلوم اپنے اوپر ہونے والا ظلم بتا سکتا ہے

صاحب حق کو بات کہنے کی اجازت ہے

* ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے :

کہ ایک شخص نبی ﷺ سے اپنے قرض کا تقاضہ کرنے آیا اور سخت گفتگو کرنے لگا صحابہ غصے سے اسکی طرف بڑھے لیکن رسول (ص) نے فرمایا اسے چھوڑ دو کیونکہ صاحب حق کہنے کا حق رکھتا ہے پھر آپ نے فرمایا اسکے قرض والے جانور کی عمر کا ایک جانور اسکو دے دو۔

صحابہ نے عرض کیا یا رسول ﷺ اس سے زیادہ عمر کا جانور تو موجود ہے لیکن اس جیسا نہیں (یعنی جو اس سے لیا گیا تھا) آپ نے فرمایا وہ زیادہ ہی دے دو کیونکہ سب سے اچھا آدمی وہ ہے جو دوسروں کا حق پوری طرح ادا کرے۔

توپتہ چلا کہ

1. اللہ کو بری باتیں بیان کرنا پسند نہیں۔

2. لیکن اس بات کی رخصت ہے کہ ظالم کے خلاف اپنے اوپر ظلم کا اظہار کر سکتا ہے۔

❖ آیت 149

ہمیشہ چھپا کر نیکی کرنے کا موقع نہیں ہوتا۔

ہمیں اپنی نیت کو درست کرنے کا کہا گیا ہے نہ کہ نیکی کا کام چھوڑنے کا۔

کسی کو معاف کرنا صرف اس وقت آسان ہوتا ہے جب وہ یہ چاہے کہ اسے معاف کر دیا جائے۔

ہم میں سے کون اس بات کا دعویٰ کر سکتا ہے کہ ہم نے کوئی غلط کام نہیں کیا یا دوسرے کی برائی نہیں کی اگر تم دوسروں سے درگزر کرو گے تو اللہ تعالیٰ بھی خوب معاف کرنے والا ہے۔

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا واقعہ ہمارے سامنے بہترین مثال ہے۔

حضرت ابو بکر رضی اللہ نے جب حضرت عائشہ پر الزام لگانے والوں میں شامل اپنے ایک رشتہ دار کے بارے میں سوچ لیا کہ ان کا وظیفہ بند کر دینا ہے تو اللہ نے اس پر سورہ النور میں ابو بکر رضی اللہ عنہ کو ان کو معاف کرنے کا فرمایا کہ کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تمہیں معاف فرمادے۔
تو گناہوں کی بخشش کے لئے صرف استغفار کی تسبیح ہی نہیں بلکہ لوگوں کو معاف بھی کرنا چاہیے۔

* حضرت علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے تلوار کے دستے میں یہ لکھا ہوا پایا کہ جو تم پے ظلم کرے اس سے درگزر کرو۔

- اس کا یہ مطلب نہیں کہ انسان ظلم سہتا ہی چلا جائے بلکہ یہ کہ ظلم کو دور کرنے کے لیے ظالمانہ رویہ کھی اختیار نہیں کرنا چاہیے۔
- احسن تدبیر کے ساتھ اس کو دور کرے۔
- رشتہ توڑنے والے کے ساتھ رشتہ جوڑو۔

اصل بڑائی اللہ رب العزت کی ہے۔ کبھی ہم چھوٹے بھی بن جائیں تو کوئی بات نہیں، بڑائی تو اللہ رب العزت کی ہے ہم تو بہت چھوٹے ہیں ہمیں جھکنا آنا چاہیے جو ہمارے ساتھ برائے اس پر احسان کر وہ بڑے دل کا کام ہے۔

* حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص رحم نہیں کرتا اس پر رحم نہیں کیا جاتا۔
جو معاف نہیں کرتا اسے معافی نہیں ملتی۔ جو درگزر نہیں کرتا اس سے بھی درگزر نہیں کیا جاتا، جو توبہ قبول نہیں کرتا اس کی بھی توبہ قبول نہیں کی جاتی، جو گناہ سے خود نہیں بچتا اسے بچایا بھی نہیں جاتا۔

ہمیشہ صرف اپنے حقوق کا خیال نہیں رکھنا چاہیے کبھی دوسرے کو حق سے بڑھ کر دینے سے اس سے زیادہ بھی ملے گا۔ جو نیکی کرتا ہے وہ نیکی پاتا ہے

❖ آیت 151

بعض کہتے ہیں ہم اللہ کو تو مانتے ہیں پر فلاں رسول کو نہیں مانتے۔
بعض کہتے ہیں کہ ہم فلاں اور فلاں رسول کو نہیں مانتے۔

❖ آیت 152

دین پر اپنی مرضی سے عمل نہیں کیا جاسکتا۔ جس چیز کو ماننے کا کہا گیا اسکو ماننا ضروری ہے۔
آخرت کے عذاب اور سوائی سے بچنے کے لیے تمام رسولوں پر ایمان لانا ضروری ہے۔
وحدت ادیان صرف اس وقت ہو سکتا ہے جب رسول اللہ ﷺ پر ایمان لایا جائے۔

❖ آیت 153

موسیٰ علیہ السلام کے بھائی ان کے مددگار تھے مگر بنی اسرائیل کا عمومی رویہ اپنے پیغمبر کی مدد کا نہ تھا مگر اللہ نے پھر بھی موسیٰ علیہ السلام۔

❖ آیت 155

یاد رکھیے: ایمان لانے اور نیک کام کرنے کی توفیق کن سے چھین لی جاتی ہے؟

- جو اللہ کا عہد توڑ دیں
 - انبیاء کے ساتھ زیادتی کریں
 - کوئی بات سننے کو تیار نہ ہوں
- مومن غلطی کر کے اصرار نہیں کرتا بلکہ فوراً پلٹتا ہے۔
گناہ سے فوراً نکلنے کی فکر کرنی چاہیے کہ یہ خیر کا دروازہ کھولتا ہے۔

❖ آیت 157

آج کل مسلمانوں میں بھی کچھ بڑی بڑی تخریب کاری کر کے یہ کہتے ہیں کہ یہ ہم نے کیا ہے حالانکہ یہ کوئی فخر کی بات نہیں ہے۔ آپ ﷺ کی سنت پر چلنا نہیں ہے۔

یہ بات قرآن کی رو سے یقینی ہے کہ عیسیٰؑ کو نہ قتل کیا گیا تھا نہ سولی چڑھایا گیا تھا۔

قرآن میں ایک اور جگہ آتا ہے **بَلْ رَفَعَهُ اللَّهُ عَلَيْهِ**

❖ آیت 158

اس آیت میں اللہ کی ایک صفت عزیز استعمال ہوئی ہے جس کا ایک معنی عزت دینے والا یعنی اللہ اپنے دوستوں کو، پیغمبروں کو عزت دینے والا ہے۔

❖ آیت 159

عیسیٰؑ دوبارہ دنیا میں آئیں گے اور طبعی موت سے فوت ہوں گے، اہل کتاب ان کی وفات سے قبل ان پر ایمان لے آئیں گے۔

﴿قَبْلَ مَوْتِهِ﴾ سے مراد! ---

□ عیسیٰؑ کی وفات ہے

□ عیسیٰؑ دوبارہ دنیا میں آئیں گے

□ طبعی موت سے فوت ہوں گے،

□ مسلمان ان کا جنازہ پڑھیں گے۔

□ پھر قیامت کے دن دوبارہ اٹھائے جائیں گے۔

* ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے :

وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: عیسیٰ ابن مریم نازل ہوں گے پس وہ خنزیر کو قتل کریں گے صلیب کو مٹادیں گے اور ان کیلئے نماز کو جمع کیا جائے گا، مال عطا کیا جائے گا یہاں تک اسے قبول نہیں کیا جائے گا (یعنی کوئی صدقہ لینے والا نہیں ہوگا) آپ جزیہ کو ختم کر دیں گے اور روحانامی جگہ پر پڑاؤ کریں گے وہاں سے

حج یا عمرہ کریں گے یا ان دو عبادتوں کو ملا کر کریں گے پھر ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے اسی آیت کی تلاوت کی۔

وَإِنْ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ إِلَّا لَيُؤْمِنَنَّ بِهِ قَبْلَ مَوْتِهِ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ يَكُونُ عَلَيْهِمْ شَهِيدًا

عیسیٰ کا دوبارہ دنیا میں آنا متواتر احادیث سے ثابت ہے۔

■ یعنی ستر سے زیادہ احادیث ہیں جو اس بات پر گواہ ہیں کہ عیسیٰ دوبارہ آئیں گے اور وہ دنیا میں حاکم عادل کی شکل میں آئیں گے۔

■ نئے نبی کی شکل میں نہیں نبی ﷺ کی پیروی کرتے ہوئے آئیں گے۔

■ ان کے آنے بعد اسلام کے سوا باقی ادیان بھی ختم ہو جائیں گی۔

* ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

میرے اور عیسیٰ کے درمیان کوئی نبی نہیں ہے اور یقیناً وہ اترنے والے ہیں جب تم انہیں دیکھو تو پہچان لو گے وہ درمیانی قامت والے ہیں، ان کا رنگ سرخ و سفید

ہو گا وہ ہلکے زرد رنگ کے لباس میں ہوں گے ایسے محسوس ہو گا جیسے ان کے سر سے پانی ٹپک رہا ہو گا حالانکہ نمی نہیں ہو گی۔

وہ لوگوں سے اسلام کیلئے قتال کریں گے، صلیب توڑیں گے۔ جزیہ موقوف کر دیں گے۔

اللہ ان کے زمانے میں اسلام کے علاوہ دیگر ادیان کو ختم کر دیں گے وہ مسیح الدجال کو ہلاک کر دیں گے۔

عیسیٰ زمین میں چالیس سال رہیں گے پھر ان کی وفات ہو گی اور مسلمان ان کا جنازہ پڑھیں گے۔

یا جوج ماجوج بھی انہی کے دور میں نکلیں گے۔

عیسیٰ قیامت کی نشانیوں میں سے ایک نشانی بھی ہیں۔

❖ آیت 160

بعض اوقات گناہوں کی سزا دنیا میں ملتی ہے اور انسان نعمتوں سے محروم کر دیا جاتا ہے۔

اس لیے

گناہوں سے بچنے کی کوشش کرنا چاہیے۔

اگر گناہ ہو جائے تو توبہ کریں۔

تاکہ دنیا اور آخرت کے عذاب سے بچ جائیں۔

❖ آیت 162

یہاں مومنوں کے ساتھ، **الراسخون فی العلم** کی بات ہوئی علم میں مضبوط لوگ

الرَّاسِخُونَ فِي الْعِلْمِ کون ہیں؟

نافع بن یزید کہتے ہیں:

الراسخون فی العلم اللہ کے لئے عاجزی کرنے والے، اللہ کی رضا کو طلب کرنے والے، اور اس میں انتہائی منکسر ہوتے ہیں۔

وہ اپنے سے اوپر والے لوگوں پر بڑائی کا اظہار نہیں کرتے اور اپنے سے کم درجے کے لوگوں کو حقیر نہیں سمجھتے، ان کا ظاہر و باطن دونوں خوبصورت ہوتے ہیں، مخلوق کے ساتھ معاملات اچھے ہوتے ہیں

ایک اور قول ہے:

کہ الراسخون فی العلم وہ ہوتا ہے جس میں چار چیزیں پائی جاتی ہیں۔

1. اسکے اور اللہ کے درمیان تقویٰ ہوتا ہے

2. اسکے اور مخلوقات کے درمیان عاجزی اور انکساری ہوتی ہے

3. اسکے اور دنیا کے درمیان بے رغبتی ہوتی ہے

4. اسکے اور اسکے نفس کے درمیان مجاہدہ پایا جاتا ہے (وہ اپنے نفس کو کوتا اور اسکی اصلاح کرتا رہتا ہے)

آج علم تو بہت سے لوگوں میں نظر آتا ہے مگر علم میں مضبوطی، پختگی اور شان چندی لوگوں میں دکھائی دیتی ہے اور یہ ان کے عمل میں نظر آتی ہے۔

جو آپ میں سے علم والے بنا چاہیں انہیں اپنے اندر یہ چار چیزیں اللہ کا تقویٰ پیدا کرنا انکساری، دنیا سے بے رغبتی اور اپنے نفس کے ساتھ جھاد یہ سب کرنا چاہیے

❖ آیت 164

انبیاء کی تعداد ایک لاکھ چودہ، ایک لاکھ چوبیس اور بعض روایات میں ایک لاکھ چار ملتی ہے۔

□ رسولوں کی تعداد 304 ہے اور پانچ اولوالعزم ہیں

□ قرآن مجید سے 25 رسولوں کے نام پتہ چلتا ہے۔

إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ بِالْحَقِّ بَشِيرًا وَنَذِيرًا وَإِنْ مِنْ أُمَّةٍ إِلَّا خَلَا فِيهَا نَذِيرٌ (فاطر 24)

□ محمد ﷺ تک بے شمار رسول آئے جن کا ذکر قرآن میں نہیں ملتا۔

❖ آیت 166

قرآن اور حدیث کا علم اللہ کا علم ہے اور دنیا کا باقی علم بندوں کا علم ہوتا ہے۔

عقل مند وہ ہے جو اللہ کے علم سے فائدہ اٹھائے اور اس کی روشنی میں اپنی زندگی بسر کرے۔

عطا فرماتے ہیں:

کہ جب ہم میں سے کوئی قرآن سیکھ جاتا تو ابو عبد الرحمن اَسْمَلَمی فرماتے تم نے اللہ کا علم لے لیا ہے اور تم میں سے افضل وہی ہو سکتا جو اس پر عمل کرے۔

باقی علوم کے لئے ہم جان لڑا دیتے ہیں اور جو علم اللہ کی طرف سے ہے اس کو حاصل نہیں کرنا چاہتے

کامیاب وہی ہے جو اللہ کے علم کو اپنی زندگی میں اپنالے۔

❖ آیت 171 لَا تَعْلُوا فِي دِينِكُمْ--- اللہ کے بارے میں حق اور سچ پر مبنی بات ہی کہنی چاہیے۔

کسی چیز کے بارے میں یہ کہنا کہ قرآن میں لکھا ہوا ہے جب کہ نہ لکھا ہو تو یہ بات جھوٹ ہو جائے گی۔
یہ کہہ دینا کہ۔۔ میں نے سوچا اللہ تعالیٰ بھی کہتا ہو گا۔۔ تو آپ کو کہاں سے وحی آگئی، ایسے جملے اللہ سے منسوب نہیں کرنے چاہیے

-----الْقَلْبَ إِلَىٰ مَرْيَمَ وَرُوحَ مَنَّةَ-----

اپنی طرف کیوں منسوب کیا؟

شرف اور قدر دانی کے لیے۔

اللہ کو بیٹے کی ضرورت نہیں کیونکہ اسکے تابع و فرمان تو کائنات کی ہر چیز ہے

یہاں پر اللہ تعالیٰ اہل کتاب کو اہل کتاب کہہ کر ذمہ داری کا احساس دلارہے ہیں۔ دین میں غلو کا کیا مطلب ہوتا ہے؟

▪ دین دار ایسی چیز کو ظاہر کریں جو اس حد کو ہی ختم کر دے جو دین نے اس کے لئے مقرر کی ہیں۔

▪ یہود نے دین میں غلو کرتے ہوئے عیسیٰ اور محمد ﷺ کو نبی ہی نہیں مانا۔

عیسائیوں نے نبی ماننے کے بجائے اللہ کا بیٹا بنا دیا۔

❖ آیت 172

عیسیٰؑ اس بات میں عار محسوس نہیں کرتے کہ وہ اللہ کے بندے ہیں۔

انہوں نے کبھی بھی خود کو اللہ کا بیٹا نہیں کہا۔

وہ اللہ کے آگے جھکنے والے اور فرمانبرادری کرنے والے تھے۔

یاد رکھیے:

کسی کو بھی یہ حق نہیں ہے کہ وہ اللہ کی عبادت کرتے یا دین کے کسی حکم پر عمل کرتے ہوئے اسے عار ہو۔

جیسے بعض مجالس میں لوگ نماز پڑھنے سے عار محسوس کرتے ہیں۔ مگر اس میں سوچنے کی بات یہ ہے میرے نماز پڑھنے سے کوئی اور ناراض کیوں ہوتا ہے میں تو اللہ

کے آگے عاجزی کا اظہار کر رہی ہوں

* رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ایمان والے عاجزی کرنے والے، نرم ہوتے ہیں اس مانوس اونٹ کی طرح اگر اسکو چلایا جائے تو وہ چلتا ہے اگر اسکو پیچھے سے ہانکا جائے تو بھی چلتا ہے اگر تو اسے

چٹان پر بٹھادیں تو بھی بیٹھ جاتا ہے۔

بعض اوقات ہم دین کا کام کرتے ہوئے بھی ایسی انکا شکار ہو جاتے ہیں کہ اپنے موقف سے پیچھے ہٹنے پر تیار نہیں ہوتے۔

مومن کے اندر جو نمایاں خوبی ہوتی ہے وہ عاجزی ہے۔ راسخون فی العلم میں بھی عاجزی ہوتی ہے

❖ آیت 173 بندہ اپنی حیثیت میں کام کرتا ہے لیکن اللہ اپنی شان کے مطابق دیتا ہے۔

بندوں کے لیے کئے گئے کام کا حق بندے ادا نہیں کر سکتے لیکن بندوں کی غلامی سے نکل کر صرف اللہ کی رضا کے لیے کام سے اللہ تعالیٰ راضی ہو جاتے ہیں اور اس کی قدر بڑھا دیتا ہے۔

ہماری دعا ہے کہ اللہ سب کی کوششوں کو اپنی شان کے مطابق قبول کرے۔ آمین

❖ آیت 174

یعنی نور (قرآن) اور اللہ کا رسول ﷺ آپ کا ہے اب ان کے ہوتے ہوئے بھی جو محروم رہنا چاہے وہ اپنی جان پر ہی ظلم کرتا ہے۔
اب کوئی نہیں کہہ سکتا کہ میرے پاس ہدایت کا کوئی ذریعہ نہ تھا
کھانا سامنے رکھا ہو کوئی نہ کھائے اور بھوکا رہے تو اس کا اپنا قصور ہے، قرآن و حدیث کا علم موجود ہے اب اسکو نہ سیکھنا خود پر ظلم ہے۔

❖ آیت 175

جو ایمان لا کر اللہ کا سہارا پکڑے اور اس ہی کے سپرد اپنے سارے معاملات کر دے ہر غم، ہر مشکل میں اس سے مدد مانگے۔
تو اللہ تعالیٰ اس پر اپنا فضل فرمائے گا۔ اور انہیں اپنی طرف سیدھے راستے کی طرف رہنمائی دے گا۔

❖ آیت 176

﴿الْكَالَةِ كَسے کہتے ہیں؟﴾

□ ایسی میت جس کے بعد دنیا میں نہ والدین ہوں اور نہ اولاد ہو لیکن اس نے مال چھوڑا ہو۔

اب اس کا وارث کون ہو؟

* حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے جمعہ کے دن خطبہ دیا اور انہوں نے اللہ کے نبی ﷺ کا تذکرہ کیا اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا تذکرہ کیا اور کہا:
میں اپنے بعد کوئی ایسی چیز نہیں چھوڑ رہا جو میرے یہاں کلالہ سے زیادہ اہم ہو۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ وسلم سے کسی چیز کے بارے میں اتنی مناجات نہیں کیں
جتنی کلالہ کے بارے میں کی (یعنی وہ ایسے کیسز کو بہت اہمیت دیتے تھے)

اور آپ ﷺ نے بھی مجھ سے کسی چیز کے بارے میں اتنی شدت اختیار نہیں فرمائی جتنی کلالہ کے بارے میں فرمائی حتیٰ کہ آپ ﷺ نے اپنی انگلی میرے سینے
میں چھوئی اور فرمایا اے عمر کیا تمہیں موسم گرما میں نازل ہونے والی آیت کافی نہیں جو سورۃ النساء کے آخر میں ہے (جس سے مسئلہ واضح ہو جاتا ہے) اور میں یعنی
عمر اگر زندہ رہا تو اس کے بارے میں ایسا واضح فیصلہ کروں گا کہ جس سے ایسا شخص بھی فیصلہ کر سکے گا جو قرآن پڑھتا اور سمجھتا ہو اور جو نہیں بھی پڑھتا اور سمجھتا
ہو۔

اللہ نے سوال کا جواب اس آیت میں خود ہی دے دیا۔

سورة المائدہ

▪ مدنی سورت ہے۔

▪ آخری دور میں نازل ہوئی۔

▪ اسکا کوئی حکم بھی منسوخ نہیں۔

▪ اس میں ایمان والوں کو خطاب کر کے بات شروع کی گئی۔ پیچھے یا بنی اسرائیل، یا اہل الکتاب کہا گیا اور یہاں ایمان والوں سے خطاب ہے

▪ قرآن مجید میں 88 دفعہ (يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا) کہا گیا ہے جن میں سے 16 دفعہ اس سورۃ میں آیا ہے (یعنی یہ وہ سورت ہے جس میں سب سے زیادہ ایمان والوں کو پکارا گیا)۔

❖ آیت 1: وعدوں، عہدوں کی پابندی کا حکم

ایمان والوں کو عہد و پیمان پورے کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔

* انس بن مالک کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں خطبہ دیا:

اور خطبے میں فرمایا اس شخص میں ایمان نہیں جس میں امانت نہیں اور اسکا دین نہیں جس میں عہد کی پابندی نہیں۔

ہماری ہاں دین داری نماز، روزہ، حج، پردہ وغیرہ کو سمجھا جاتا ہے یہ دین کا ایک حصہ ہے، معاملات اور عہد کی پابندی بھی دین داری ہے

* نبی ﷺ نے فرمایا: جو قوم عہد شکنی کرتی ہے اس میں قتل و غارت پھیل جاتی ہے۔

* ایک اور روایت میں آتا ہے: جو قوم عہد شکنی کرتی ہے اس پر اسکے دشمن کو مسلط کر دیا جاتا ہے۔

معاهدہ دو افراد کے درمیان ہو یا دو قوموں کے درمیان، دو مسلمانوں کے درمیان ہو یا مسلم نان مسلم کے درمیان معاہدہ معاہدہ ہے اسے پورا کرنا لازم ہے۔

❖ آیت 2

شکار کی اجازت دی گئی ہے لازمی حکم نہیں ہے۔

کسی قوم کی دشمنی تمہیں ان سے زیادتی کرنے پر آمادہ نہ کرے۔

دین کا زبردست اصول ہے اسلام کی خوبصورت تعلیم ہے۔

مسلمانوں کے ساتھ مکہ والوں نے بہت زیادتی کی تھی اب مکہ فتح ہو چکا ہے اور راستے کھل چکے ہیں مسلمان طاقتور ہو چکے ہیں اب مسلمان چاہیں تو اپنے دشمنوں کے

خلاف خوب خوب انتقام لے سکتے ہیں لیکن یہاں بھی کیا کہا گیا کہ ایسا نہ کرو دشمن کے ساتھ بھی زیادتی نہ کرنا۔

وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ ۗ
الْبِرِّ

▪ البر میں ہر طرح نیکی شامل ہے

▪ ایمان ▪ عقائد ▪ عبادات ▪ اخلاقیات ▪ معاملات

تقویٰ جب البر کے مقابلے میں آئے تو اس کا مطلب ہے گناہوں سے بچنا اور البر کا مطلب ہے نیکی کمانا۔

تو دین دو طرح سے مکمل ہوتا ہے

▪ ایک طرف انسان اچھے اچھے کام کرے

▪ دوسری طرف غلط کام چھوڑ دے

نیکی کے کاموں پر ایک دوسرے کی مدد کرو اور گناہ کے کاموں میں مدد نہ کرو۔

یہ ایک عام وصیت ہے جو اہل ایمان کو کی جا رہی ہے نیکی کے کام میں تعاون کی دعوت دی جا رہی ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ بعض اوقات کچھ نیکی کے کام ایسے ہوتے ہیں جو اکیلے کیے جاسکتے ہیں لیکن کچھ کام دوسروں کی مدد کے بغیر نہیں کئے جاسکتے۔

▪ چھوٹے پیمانے پر جیسے آپ کسی غریب مسکین کی اپنے ذاتی مال میں سے مدد کر رہے ہیں کسی کی فیس دے رہے ہیں۔

▪ کسی کے گھر کا کرایہ دے رہے ہیں

▪ لیکن بعض بڑے پروجیکٹس ایسے ہوتے ہیں کہ جس میں ایک بندہ سب کچھ نہیں کر سکتا اس میں دوسروں کو بھی ساتھ شریک کرنا ہوتا ہے تو پھر

دوسروں کو اعتماد کرنا چاہیے کہ جو شخص ہمیں خیر کی طرف بلا رہا ہے اس کا کوئی اپنا ذاتی مطلب نہیں

▪ یہ کہ ہم بعض اوقات مل کر کام نہیں کرتے خود کر کے خوش رہتے ہیں۔

▪ جو کام اجتماعی طور پر کیے جاتے ہیں ان کی خیر و برکت بہت زیادہ ہوتی ہے بے شمار مخلوق اس سے فائدہ اٹھاتی ہے

اسی لیے اس آیت میں مل کر کام کرنے کی بات کی گئی ہے۔

نیکی کی مختلف اقسام

* ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا:

ہر مسلمان پر صدقہ واجب ہے لوگوں نے عرض کیا اگر کوئی نہ کر سکا تو آپ نے فرمایا اپنے ہاتھ سے کام کرے اس سے اپنی ذات کو نفع پہنچائے اور صدقہ کرے لوگوں نے پوچھا اگر اسکی استطاعت نہ رکھتا ہو (کوئی بوڑھا ہے، بیمار ہے، کمزور ہے) تو آپ نے فرمایا کسی حاجت مند پریشان حال کی مدد کرے۔ (یعنی کسی کا دل بہلائے)

لوگوں نے عرض کیا اگر یہ بھی نہ کر سکا آپ نے فرمایا: خیر کا حکم دیا کرے یا اچھی باتوں کا حکم دیا کرے لوگوں نے عرض کیا اگر یہ بھی نہ ہو تو آپ نے فرمایا بری باتوں سے رکا کرے۔ (تقویٰ بری باتوں سے رکن)

انسان نیکی کی طرف دوسروں کی رہنمائی کرتا ہے ان کو کام میں ساتھ شریک کرتا ہے تو جتنے لوگ اسکو کرتے ہیں ان کا اجر بھی اسکو ملتا ہے۔

* نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس نے بھلائی کا رستہ دکھایا تو اسے اتنا ہی اجر ملتا ہے جتنا کہ اس کے کرنے والے کو ملتا ہے۔

اس آیت میں دو چیزوں سے روکا بھی گیا ہے۔

وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ

* نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی ناحق مقدمے میں کسی کی مدد کرے وہ تب تک اللہ کی ناراضگی میں رہتا ہے جب تک چھوڑ نہ دے۔ اس لئے اس پیشے کو بہت سوچ سمجھ کر لینا چاہیے۔

کسی غلط کام، قاتل یا انصاف کے خلاف عمل کی پشت پناہی نہیں کرنی چاہیے یہ بہت جامع آیت ہے اس کو اپنی زندگی کا ایک رہنما اصول بنا لینا چاہیے۔

جہاں کوئی خیر کام کر رہا ہے اس کے ساتھ شامل ہوں۔

جیسی کوئی میز اٹھا رہا ہو اور اسکی آگے بڑھ کر مدد کی جائے تو کام آسان اور جلدی ہو گا ان شاء اللہ۔ تعاون کا رویہ اپنائے، مل جل کر کام کرنا سیکھیے

❖ آیت 3

اس آیت میں کن کاموں کو گناہ کے کام قرار دیا گیا ہے؟

- اس جانور کو نہ کھاؤ جو اللہ کے سوا کسی اور کے نام پر ذبح کیا گیا ہو
- وہ جو گلا گھٹ کر
- یا چوٹ کھا کر
- یا بلندی سے گر کر
- یا ٹکر کھا کر مر ا ہو
- یا جسے کسی درد نے پھاڑا ہو سوائے اس کے جسے تم نے زندہ پا کر ذبح کر لیا
- اور وہ جو کسی آستانے پر ذبح کیا گیا ہو۔
- یہ بھی تمہارے لیے ناجائز ہے کہ پانسوں کے ذریعہ سے اپنی قسمت معلوم کرو (یعنی لاٹری، ہاتھ دکھانا وغیرہ)

یاد رکھیے

دین کی تکمیل اللہ کا احسان ہے۔

▪ نبی کریم ﷺ کے ذریعے اللہ نے لوگوں کے لیے ہدایت مکمل کر دی۔

▪ دینی احکامات میں کتاب و سنت کافی ہو جاتا ہے۔

* رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو چیز تمہیں جنت کے قریب کر سکتی ہے میں نے تمہیں اسکا حکم دے دیا ہے اور جو چیز تمہیں جہنم کے قریب کر سکتی تھی اس سے بھی منع کر دیا ہے آپ خوش قسمت ہیں کہ اللہ نے مسلمان پیدا کیا ہے، اپنے بچوں کو بھی اس نعمت کا احساس دلایا کیجئے۔

❖ آیت 4

اس آیت سے جو بڑی خاص بات پتہ چلتی ہے کہ علم والوں کی بڑی فضیلت ہے حتیٰ کہ وہ کتاب بھی جسے شکار کی تعلیم دی گئی ہو وہ بھی بڑا نفع مند ہوتا ہے اس کا پکڑا ہوا شکار بھی حلال ہے۔ اسے دوسرے جانوروں کے مقابلے میں زیادہ فضیلت دی گئی ہے۔

اللہ نے اس کتے کو بھی کسی نہ کسی مقصد کے لیے پیدا کیا ہے اور اس سے بھی انسانوں کو فائدے حاصل ہوتے ہیں۔

سکھنے کی بات

جب ایک جانور سیکھ سکتا ہے تو کیا انسان نہیں سیکھ سکتا۔

یہ سوچنا کہ میری عمر زیادہ ہو گئی، میرا دماغ کام نہیں کرتا بار بار یہ باتیں نہ سوچا کریں۔ سیکھنا صرف حفظ کرنا نہیں ہوتا اگر علم پر عمل کر لیا تو وہ آپ کے اندر جذب ہو چکا ہے آپ کے جسم نے اسے حفظ کر لیا آپ کے دل و دماغ نے اسے حفظ کر لیا ہے کیونکہ آپ اس پر عمل کر رہے ہیں تو اس لیے علم ہر حال میں انسان کو فائدہ دیتا ہے اگر درست نیت سے حاصل کیا جائے۔

❖ آیت 5

اسلام میں عورتوں کو مہر دینے کی کتنی تاکید کی گئی ہے چاہے آزاد ہو یا غلام یا اہل کتاب کی عورت سب کو مہر دویہ نہیں کہ مسلمان یا نان مسلم عورت کو صرف تفریح کا سامان بنا لیا جائے۔

کسی بھی عورت کے لیے یہ چیز بہت تکلیف دہ اور نقصان دہ ہے کہ کوئی مرد اس سے فائدہ اٹھائے لیکن اس کے لیے تو ام نہ بنے اس کی حفاظت نہ کرے۔ نان نفقہ کی ذمہ داری نہ اٹھائے، اس کی ضروریات کا خیال نہ رکھے۔

ہمارے دین نے جہاں شادی کی اجازت دی اس کو عبادت قرار دیا وہاں فریق ثانی کے حقوق کو ادا کرنے کی بڑی تلقین ہے چاہے مسلمان عورت ہو یا اہل کتاب میں سے کوئی ہو یا لونڈی غلام ہو۔

* رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مہر یا جس وعدے کے ساتھ عورت کی شرمگاہ کو حلال کیا جاتا ہے تو یہ اسی عورت کا حق ہے اور عقد نکاح کے بعد جس چیز کے ساتھ عورت کے باپ بھائی اور اس کی تکریم کی جائے وہ اسی کا ہو گا (یعنی اگر کسی کو کوئی تحفہ دیا جائے گا تو وہ اسی کا ہو گا) اور انسان کی جس کے بدلے میں سب سے زیادہ تکریم کی جانی چاہیے وہ اس کی بیٹی یا بہن ہے۔

بیٹی یا بہن کو جو بیاہ کر دیا ہے انکی عزت کرو۔

آج ہمارے معاشرے میں سسرال کو ذلیل کیا جاتا ہے۔

جب کہ اسلام کی تعلیمات یہ ہیں کہ ایک دوسرے کی عزت اور تکریم کرو۔

* مومن تو درگزر کرنے والا ہوتا ہے۔ جب اسلام میں خادم کی غلطی کو 70 بار معاف کرنے کی تلقین کی گئی تو باقی رشتوں میں بیٹی، یا بہو، شوہر، بیوی کتنی بار ایک دوسرے کو معاف کریں

ہر وقت درگزر کی ضرورت ہوتی ہے زندگی درگزر کے بغیر گزر ہی نہیں سکتی۔

❖ آیت 6 وضو کا طریقہ بتایا گیا ہے۔

پاکیزگی کا حکم دے کر پاک کیا جا رہا ہے۔

❖ اللہ کا مکمل انعام یہ ہے کہ اللہ وضو کے ذریعے گناہوں کو معاف کرتا ہے۔

□ اچھی طرح وضو کرنا نصف ایمان ہے۔

□ وضو ظاہری نجاست کو بھی دور کرنے کا ذریعہ ہے اور باطن کی گندگی بھی دور ہوتی ہے۔

□ قیامت کے دن بھی وضو کے اعضاء چمک رہے ہوں گے۔ نبی ﷺ اپنی امت کو ان اعضاء کے چمکنے کی وجہ سے پہچانیں گے۔

وضو اور طہارت کے ذریعے اللہ ہم پر اپنی نعمت مکمل کر رہا ہے۔

❖ آیت 8

* رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بے شک عدل و انصاف کرنے والے اللہ کے ہاں نور کے ممبروں ہر ہوں گے جو رحمن کے دائیں طرف ہوں گے اور اسکے دونوں ہاتھ دائیں ہیں یہ وہ لوگ ہوں گے

جو اپنے فیصلوں میں، اپنے گھر والوں میں، اور اپنے ماتحتوں کے درمیان عدل کرتے ہیں۔

❖ آیت 11 یہ بھی اللہ تعالیٰ کا بڑا فضل ہوتا ہے کہ اللہ دشمن کی جنگ کو روک دے اور انسان کو آزمائش سے محفوظ کر لے۔

❖ آیت 12: اس سے پتہ چلتا ہے کہ نماز، زکوٰۃ اور رسولوں پر ایمان کے ساتھ ساتھ قرض حسنہ بھی دینا ہے۔

❖ آیت 13: اسی لئے اس سورت کے آغاز میں عہد کی پابندی کی بات کی گئی۔

جب انسان گناہ کرتا ہے تو دل پر ایک سیاہ دھبہ لگتا ہے جب بندہ توبہ نہیں کرتا تو دل سخت ہو جاتا ہے۔

یہاں خیانت کرنے والوں سے کیا رویہ اختیار کرنے کا حکم دیا گیا ہے؟

جب پتہ چل جائے کسی نے دھوکہ دیا ہے ایسے لوگوں سے محتاط رہیں لیکن درگزر کریں کیونکہ بعض اوقات بہت پوچھ گچھ سے معاملات بگڑ جاتے ہیں۔

جب ایسے منفی حالات ہوں تو اپنے دماغ سے ان ساری سوچوں کو نکال کر اپنے کام پر فوکس کریں اپنا سفر جاری رکھیں۔ ورنہ منفی خیالات میں کام نہیں کر سکتے، آف

لوڈ کریں اپنے آپ کو ان چیزوں سے

..... وَنَسُوا حَظًّا مِمَّا ذُكِّرُوا بِهِ.....

اپنی نافرمانیوں کی وجہ سے وہ نصیحت کا ایک حصہ بھول گئے تھے۔

﴿ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں:

کبھی انسان علم کا ایک حصہ نافرمانی کی وجہ سے بھول جاتا ہے گناہوں کی وجہ سے بھول جاتا ہے پھر انہوں نے اسی آیت کی تلاوت کی۔

﴿ آیت 15 پھر درگزر کی بات۔ آج کے پارہ میں بار بار درگزر کا پیغام ہے

﴿ آیت 16 نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

بے شک انسان اللہ کی رضا حاصل کرتا ہے اور مسلسل اس میں لگا رہتا ہے تو اللہ تعالیٰ جبرئیل سے فرماتا ہے کہ میرا فلاں بندہ میری رضا کی تلاش میں ہے وہ چاہتا ہے کہ اللہ کو راضی کر دے آگاہ رہو اس پر میری رحمت ہے۔ (کتنی بڑی جزا ہے اس کے لئے جو اللہ کے لئے دوڑ دھوپ کرے) جبرئیل کہتے ہیں فلاں آدمی پر اللہ کی رحمت ہو حالین عرش بھی یہی کہتے ہیں اور ان کے آس پاس کے فرشتے بھی یہی کہنے لگتے ہیں حتیٰ کہ ساتوں آسمانوں والے بھی یہی کہنے لگتے ہیں یہاں تک کہ یہ بات زمین پر اتار دی جاتی ہے۔

اسی لئے جنہوں نے انسانیت کے لئے بڑے بڑے کام کئے مرنے کے بعد بھی ان کے ساتھ کیا لگتا ہے رحمۃ اللہ علیہ، کس نے دل میں ڈالا کہ یہ لگائیں اور اگر عربی میں نہیں بھی تو بھی کہہ دیتے ہیں لوگ کہ اللہ فلاں پر رحم کرے اس سے راضی ہو اس نے میرے لئے فلاں فلاں کام کیا۔

ایک بار زندگی ملی ہے اسکو اچھے کاموں میں لگائیں تاکہ دنیا اور آخرت میں فائدہ ہو ایسا نہ ہو کہ اپنے نفس کے پیچھے لگ کر وقت کو ضائع کر دیں۔

اپنا passion دیکھیں کس اچھے کام کا ہے اور اس کے لئے ایک burning desire ہونا چاہیے، یہ ہر غلط سوچ کو جلا دیتی ہے یہ لگن ہر منفی سوچ کو ختم کر دی ہے بہترین کام ہے دین کو سیکھنا سکھانا، لوگوں کو اس طرف لانا، ان کی جگہوں تک پہنچ کر ان کی مدد کرنا، ان کو اللہ سے جوڑنا آگے کا کام اللہ نے کرنا ہے، نیکی کے کاموں میں بہترین کام لوگوں کو خیر کے کام اور علم کے ساتھ جوڑیں۔ پھر بھلائی آپ کے لئے بھی لکھی جائے گی۔

﴿ آیت 17

اگر عیسیٰ علیہ السلام کو اللہ نے بغیر باپ کے پیدا کیا تو وہ ایسا کر سکتا ہے اس کا یہ مطلب نہیں کہ وہ خود نعوذ باللہ ان کا باپ ہے، انکی معجزانہ ولادت کا یہ مطلب نہیں کہ اللہ نے ان کو معبود بنا دیا ہے۔

﴿ آیت 18 مومن کبھی اللہ کے عذاب سے بے خوف نہیں ہوتا وہ فکر کرتا رہتا ہے۔ وہ اپنی نیکیوں کو بڑی چیز نہیں سمجھتا۔

یاد رکھیے

اللہ کی محبت محض تمنا کرنے سے نہیں ملتی بلکہ ان کاموں سے ملتی ہے جسے وہ پسند کرتا ہے۔

﴿ آیت 20

یہاں اللہ تعالیٰ نے نعمتوں کو یاد کرنے کی بات کی۔ جب انسان نعمتوں کو یاد کرتا ہے تو اس کے اندر ایک نشاط اور خوشی و جذبہ پیدا ہوتی ہے۔ پھر وہ نیکیوں کی طرف دوڑ پڑتا ہے اس کے برعکس ایک وہ شخص ہے جو صرف اسی دنیا کے گھر بنانے میں مشغول رہتا ہے۔

تو یاد رکھیے

صرف اسی دنیا کے گھر بنا کر دوسروں کے لیے نہ چھوڑ جائیں بلکہ اپنا آخرت کا گھر بنانے کی فکر کریں۔ اپنے وقت میں سے کچھ نہ کچھ حصہ اللہ کے لئے ضرور نکالیں۔

❖ آیت 21

یعقوب علیہ السلام اپنے بچوں سمیت یوسف علیہ السلام کے پاس مصر چلے گئے تھے عرصہ دراز تک بنی اسرائیل کے لوگ وہاں پر مقیم رہے یہاں تک کہ فرعون نے ان کو غلام بنا لیا پھر اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے موسیٰ کی قیادت میں فرعون کی غلامی سے نجات دی اور حکم دیا کہ اب اپنی زمین بیت المقدس پر واپس جاؤ لیکن وہاں ان کی عدم موجودگی میں دوسری قوموں نے قبضہ کر لیا تھا۔

اس آیت میں بہت اہم اصول بتایا گیا ہے۔

- کام شروع کر دو جب کام شروع کر دو گے تو اللہ تعالیٰ منزل تک بھی پہنچا دے گا۔
- پہلے سے منفی سوچوں کی وجہ سے کام کے آغاز سے نہ رکھیں۔
- نیکی کے کام میں دور سے بیٹھ کر ڈرتے نہیں رہنا چاہیے۔
- جو دروازہ کھٹکھٹاتا ہے اس کے لیے دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔

تنہا ہی چلا تھا میں چلا تھا میں جانب منزل۔۔۔ پھر قافلہ بنا گیا

ایمان کا تقاضا ہے توکل کرو، ہمت کرو داخل ہو۔

بنی اسرائیل اور صحابہ میں فرق

- بنی اسرائیل نے اپنے پیغمبر کو جواب دیا کہ تم اور تمہارا رب جاؤ اور جنگ کرو۔ ہم یہیں بیٹھنے والے ہیں۔
 - جب کہ انصار نے کہا تھا کہ اگر آپ ﷺ ہمیں سمندر میں کودنے کا حکم دیں گے تو ہم کو دپر ڈیں گے۔
- دین کے لیے ہمیشہ قربانیاں کرنی پڑتی ہیں اور وہی کامیاب بھی ہوتے ہیں۔
اس انتظار میں نہ رہیں کہ کوئی اور قربانی کر دے گا تو پھر میں بھی شامل ہو جاؤں گی۔

پھر تو آپ پیچھے رہ جانے والے ہیں back bencher

❖ آیت 26

گناہ کی وجہ سے نعمتوں کا زوال ہو جایا کرتا ہے۔ جب انسان خیر کے کام میں آگے نہیں بڑھتا تو محروم رہ جاتا ہے۔

❖ آیت 27-31

نیک کام کس کے قبول ہوتے ہیں؟

جس کے دل میں خدا ترسی ہوتی ہے تقویٰ ہوتا ہے۔

تقوی عمل میں بھی ہوتا ہے اور ارادوں میں بھی ہوتا ہے۔

اعمال میں تقوی اللہ کی رحمت ہوتی ہے۔

بعض اوقات بڑے بڑے گناہ اور جرائم انسان نفس کی تاویلوں سے اپنے لئے حلال کر لیتا ہے جب کہ وہ صریح گناہ ہوتے ہیں۔

ندامت اور پچھتاوے انسان کو کھا جاتے ہیں اس سے مختلف بیماریاں لاحق ہو جاتی ہیں۔

جو کام انسان آسانی سے کر سکتا ہے وہ اس کو بڑے مشکل لگنے لگتے ہیں۔

ریسرچ سے پتہ چلتا ہے۔

لوگوں کو دو طرح کے پچھتاوے ہوتے ہیں:

▪ وہ کام جو انہیں کرنے تھے لیکن انہوں نے نہیں کیے۔

▪ وہ کام جو انہیں کرنے چاہیے تھے اور وہ کر لیے۔

جو وقت گزر گیا وہ گزر گیا۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ اپنے موجودہ وقت کو استعمال کریں۔ پچھتاؤں سے نکلیں آئندہ کے لئے منصوبہ بندی کر لیں۔

❖ آیت 35

◆ الْوَسِيلَةَ

اللہ کے قریب ہونے کے بہانے تلاش کرو، ذریعے تلاش کرو۔

وہ کیا ہیں؟ نیکی کے کام

1- نیکیوں کی کثرت قرب کا ذریعہ ہے۔

2- نماز قرب کا ذریعہ ہے۔

* نبی کریم ﷺ نے فرمایا: اے کعب نماز قربت کا ذریعہ ہے۔

3- نیک اعمال وسیلہ ہے۔

4- تہجد قرب کا ذریعہ ہے۔

5- قرآن سے تعلق اللہ سے قرب کا ذریعہ ہے۔

* رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بے شک کچھ لوگ اللہ والے ہیں صحابہ نے عرض کیا اے اللہ کے رسول وہ کون ہیں؟ آپ نے فرمایا قرآن والے اہل اللہ اور اسکے خاص لوگ ہیں۔

رات کے آخرے حصہ میں بندہ اپنے رب کے بہت قریب ہوتا ہے۔ تہجد کا وقت۔ اگر تم اس وقت اللہ کا ذکر کرنے والوں میں سے ہو سکو تو ایسا کر لیا کرو۔

❖ آیت 38 ہماری شریعت میں جتنے بھی احکامات ہیں ان کے کچھ مقاصد ہیں۔

مقاصد شریعت کیا ہیں؟

- حسب نسب کی حفاظت (اسی لیے زنا حرام کیا گیا)
- جان کی حفاظت (اسی لیے قتل حرام کیا گیا)
- عقل کی حفاظت (اسی لیے شراب حرام کی گئی)
- مال کی حفاظت (اسی لیے چوری کو حرام کیا گیا)
- عزت کی حفاظت (اسی لیے بہتان پر سزا رکھی گئی)

❖ آیت 42 حرام کھانے والے بے جنت حرام ہے۔

* نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اے کعب بن عجرہ بے شک وہ گوشت اور خون جنت میں داخل نہیں ہوگا جو حرام اور رشوت خوری پر پلا بڑا وہ جہنم کا زیادہ مستحق ہے۔

❖ آیت 45

وَكَتَبْنَا عَلَيْهِمْ فِيهَا أَنَّ النَّفْسَ بِالنَّفْسِ----فَأُولَئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ

جسم کے اعضاء پر بھی قصاص ہے۔

معاف کرنا قصاص سے بہتر ہے۔

* انس بن مالک کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ نبی ﷺ کے پاس جب بھی کوئی مقدمہ لایا جاتا جس میں قصاص ہوتا تو آپ اس معاملے میں معاف کرنے کا حکم دیتے۔

* رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جو بندہ کسی کے ظلم کو معاف کرے گا اللہ قیامت کے دن اسکی عزت بڑھا دے گا۔

وہ عزت تو ہمیشہ کے لیے ہے۔

پھر معاف کرنے کی بات یہ بھی ہمارے دین نے سکھایا کہ معاف کر دو۔

آیت 46: تورات اور انجیل میں بھی تقویٰ والوں کے لئے ہی ہدایت تھی۔

❖ آیت 47

▪ اللہ کی کتاب کے مطابق فیصلہ نہ کرنا

▪ کفر

▪ ظلم

▪ فسق ہے

* رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جو لوگ کتاب اللہ کے مخالف فیصلہ کرتے ہیں ان میں فقر و فاقہ پھیل جاتا ہے اور جس قوم کے امام کتاب اللہ کے مطابق فیصلہ نہ کریں وہ آپس میں لڑتے رہیں گے

❖ آیت 48: اللہ چاہتا تو سب کو مسلمان پیدا کر دیتا لیکن اس نے راستے کے چناؤ کا اختیار اور آزادی دی اس آزادی میں آزمائش ہے۔

❖ آیت 49: ان یصیبہم ببعض ذنوبہم ---

اس سے پتہ چلا کہ گناہ مصیبت میں ڈالنے کا سبب ہوتے ہیں۔
اللہ کا شکوہ ہے کہ اکثر لوگ نافرمان ہیں۔
اتنی نعمتیں اللہ نے بندوں کو دیں لیکن بندے اللہ کی فریاد پر راضی نہیں ہوتے۔

❖ آیت 50

جاہلیت کے طریقہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک ناپسندیدہ کام ہے۔ جو کلچر جو طور طریقے دور جاہلیت میں رائج تھے ان کو دین بنالینا، ان سے متاثر ہونا، ان کی پیروی کرنا یہ اللہ کے نزدیک پسندیدہ نہیں

❖ آیت 51

اہل کتاب سے عام دنیاوی معاملات کرنا تو منع نہیں ہے یہاں تک کہ شادی کی بھی اجازت ہے لیکن انہیں ایسے دلی دوست بنانا جس سے مسلمانوں کو نقصان پہنچے ویسی دوستی کرنا منع ہے۔

❖ آیت 54

جو لوگ اللہ کے دین کے ساتھ مخلص نہ ہوں وہ فائدے دینے کی بجائے دین کو نقصان دیتے ہیں۔ اللہ کو ایسے لوگ چاہیے جو اللہ سے محبت کریں اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ میں ٹیم یا صف میں شامل نہ ہو تو یہ لوگ دین کے کام میں آگے نہ بڑھ سکیں گے تو یہ اس کی خام خیالی ہے۔ بعض اوقات کسی ایک شخص کے نکلنے کے بعد اللہ اس سے بہتر لوگ لے آتا ہے۔ یہ اللہ کا وعدہ ہے شرط یہ ہے کہ آپ کتنے اخلاص کے ساتھ کام کرتے ہیں۔

◆ اللہ کی محبت کی علامت کیا ہے؟

* رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بے شک اللہ اسے بھی مال دیتا ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے اور اسے بھی دیتا ہے جس سے وہ محبت نہیں کرتا لیکن ایمان صرف اسکو دیتا ہے جس سے وہ محبت کرتا ہے پس جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اسے ایمان عطا کر دیتا ہے۔

دنیا کا مال اللہ کی محبت کا کراٹھیر یا نہیں بلکہ یہ ہے کہ بندے کو نیکی کا کتنا شوق ہے ہو سکتا ہے کسی کے پاس مال نہ ہو مگر وہ بھلائی کے کام میں دوڑ دھوپ کر رہا ہو تو یہ اللہ کی محبت کی علامت ہے۔

❖ آیت 55

ایمان والے کون ہوتے ہیں؟ جن کے اندر یہ تین صفات ہوتی ہیں۔
نماز قائم کرتے ہیں۔ زکوٰۃ ادا کرتے ہیں۔ رکوٰۃ کرنے والے ہیں۔

❖ آیت 57: ایسے لوگوں سے بھی دلی دوستی نہ کرو جو دین کا مذاق اڑائیں

❖ آیت 58

• دین کے شعار کا مذاق اڑانا سمجھی کی علامت ہے

• اذان کو خاموشی سے سننا چاہیے

* رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جب تم اذان سنو تو وہی کلمات کہو جو مؤذن کہتا ہے اور پھر اذان کے بعد دعا کرنی چاہیے۔

* عبد اللہ بن عمر ابن العاص کہتے ہیں:

انہوں نے نبی ﷺ کو بیان کرتے ہوئے سنا جب تم مؤذن کو سنو تو اسی طرح کہو جیسے وہ کہتا ہے پھر مجھ پر درود پڑھو تحقیق جس نے مجھ پر ایک بار درود پڑھا اللہ اس پر دس رحمتیں نازل کرتا ہے پھر میرے لیے اللہ سے وسیلہ طلب کرو (وَأَتِ مُحَمَّدٌ الْوَسِيلَةَ وَالْفَضِيلَةَ) بلاشبہ یہ وسیلہ جنت میں ایک منزل کا نام ہے جو اللہ کے کسی بندے کو ملے گی اور مجھے امید ہے کہ وہ میں ہی ہوں گا سو جس نے میرے لیے اللہ سے وسیلہ طلب کیا اس کے لئے شفاعت حلال ہوگی۔

(اس وقت کی کی ہوئی دعا رد نہیں کی جاتی)

اذان کے بعد دعا، درود پڑھ کر دعائیں مانگیں جو چاہیں

❖ آیت 59 اہل کتاب کو مسلمانوں سے ناراضگی کیا ہے؟

کہ یہ قرآن میں آنے والی تعلیمات کی پیروی کرتے ہیں۔

❖ آیت 63 برائی سے منع نہ کرنے والی ویسا ہی ہو جاتا ہے جیسے برائی کرنے والا۔ جو برائی سے روکتا نہیں وہ بھی اس میں شامل ہو جاتا ہے۔

❖ آیت 64 اللہ تعالیٰ کے بارے میں بری بات کرنے والے پر اللہ کی لعنت ہے اور وہ اس کی رحمت سے محروم ہے۔

• اللہ سے بڑھ کر صبر کرنے والا کوئی نہیں۔

* رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تکلیف دہ بات سن کر اللہ سے زیادہ صبر کرنے والا کوئی نہیں لوگ اس کا بیٹا ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں اور اس کا ہمسرا بنا دیتے ہیں پھر

بھی وہ انہیں عافیت دیتا ہے ان کی حفاظت کرتا ہے ان کو رزق دیتا ہے اور انہیں کئی نعمتیں عطا کرتا ہے۔

ہم نے کسی کو کچھ نہ بھی دیا ہو اور وہ ہمارے بارے کچھ برا کہے تو ہم صبر نہیں کر سکتے اور اللہ سب کچھ دے رہا ہے، پھر بھی اس پر باتیں بنا رہے اور پھر بھی دئے جا رہا

ہے یہ ہے اس کا حوصلہ سبحان اللہ

❖ آیت 75

ایک عورت کی خاص خوبی بیان کی جا رہی ہے

◆ صَدِيقَةٌ

□ بہت زیادہ سچ بولنے والی

□ سچائی کی تلاش میں رہنے والی

□ سچائی سے محبت کرنے والی

ایک اور قول یہ بھی ہے

کہ انہیں صدیقہ اس لیے کہا جاتا ہے کیونکہ وہ اللہ کی آیات کی تصدیق کرتی تھیں۔

قرآن میں ان کا وصف آتا ہے

----- وَ صَدَقَتْ بِكَلِمَاتِ رَبِّهَا وَ كَثِيرَةٍ وَ كَانَتْ مِنَ الْقَانِتِينَ

--- اور (مریم) اس نے اپنے رب کی باتوں اور اس کی کتابوں کی تصدیق کی اور عبادت گزاروں میں تھی۔ (التحریم 12)۔

* نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مردوں میں بہت سے کامل ہوئے ہیں اور عورتوں میں کوئی کمال کونہ پہنچی سوائے مریم بنت عمران کے اور فرعون کی بیوی آسیہ (یعنی یہ سچی خواتین ہیں جنہیں دین

کی سمجھ آگئی تھی)

* حضرت آسیہ کی دعا تھی

رَبِّ ابْنِ لِي عِنْدَكَ بَيْتًا فِي الْجَنَّةِ (التحریم 11)

ہمیں بھی اللہ سے اچھی دعائیں اور خیر و بھلائی کے راستوں کی دعا مانگنی چاہیے۔

سب سے نفع مند دعا: اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِينُ

❖ آیت 79

لعنت کے اسباب کیا ہیں؟

▪ پیغمبروں کی نافرمانی

▪ حد سے بڑھنا

▪ برائی سے نہ روکنا

منکر سے روکنے کی فضیلت

* عبد الرحمن بن حضرمی بیان کرتے ہیں کہ مجھے اس نے خبر دی جس نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ: میری امت میں ایسے لوگ بھی آئیں گے جنہیں پہلوں کی طرح ثواب ملے گا ان کی امتیازی صفت یہ ہوگی کہ وہ برائی کا انکار کریں گے۔ یہاں برائی سے نہ روکنے والا اہل کتاب کے مشابہ قرار پایا ہے۔

بعض لوگ کہتے ہیں ہم خود برے کام کرتے ہیں ہم کیسے منع کریں تو کچھ لوگوں کا تجربہ یہ ہے کہ انہوں نے جب متعدد بار وہ بات کی یا کوئی کتاب پڑھی یا کسی عمل کی پابندی کی تو استقامت ملی۔

جس طرح نیکی کا حکم ہے اس طرح منکر سے روکنے کا حکم ہے۔

معاشرے میں طرح طرح کی برائیاں پھیلی ہوئی ہیں، کوئی تو ہمارے قریبی پیارے ہوتے ہی ان کو پیار سے سمجھانا چاہیے، بعض اوقات شوہر کسی غلط کام میں ملوث مثلاً حرام کمائی میں تو انکو بھی محبت پیار سے، آخرت کا احساس دلا کر، حلال کمائی کے جو نسلوں پر اثرات ہیں ان کا احساس دلا کر تاکہ کم از کم بیوی بری الذمہ ہو دوسرے یہ کہ کچھ رشتہ دار ہوتے ہیں، شادی بیاہ کے موقع پر ایسی رسمیں کرتے ہیں اتنا اسراف، اتنی فضول خرچی کرتے ہیں یا ایسا لباس پہنتے ہیں کہ اللہ کو سراسر ناراض کرنے والا ہے۔

اللہ نے عورت کی خوبصورتی لباس پہننے میں بنائی لباس اتارنے میں نہیں تو روکنے کی ضرورت ہے اپنے بچوں کو بھی۔

یہ نہیں کہ پیچھے ہی پڑ جائیں لیکن اپنی ناپسندیدگی کا بتانا چاہیے کہ میں اس میں راضی نہیں۔

❖ آیت 82

جو تکبر نہیں کرتا وہ کسی کے ساتھ بھی بنا کر رکھ سکتا ہے۔

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی علم اور زہد عطا کرے، تکبر سے بچائے اور انسانیت کی خیر خواہی کے کاموں کے لیے چن لے آمین۔

آج کے پارے کا پیغام:

درگزر کرو

ایڈمک ڈپارٹمنٹ

(کراچی ریجن)